دسواں مرثیہ عنوان **دُعا**

مطلع حِصارِ مرضیٔ معبود میں رہو باقرؔ

بند: ۹۱

تصنیف: ۲۰۰۲ء

کیا کبھی کی ہے یہ خواہش کہ دفینہ دے دے
کشتیِٔ نوحؑ کی مانند سفینہ دے دے
میں ہوں راضی برضا، تو مجھے کچھ دے کہ نہ دے
اپنے محبوبؐ کی مِدحت کا قرینہ دے دے

۱

حصارِ مرضیٔ معبود میں رہو باقرؔ
گذر رہی ہے جو تم پر ، وہ سب سہو باقرؔ
خیالِ سیلِ حوادث میں کیوں بہو باقرؔ
نہیں ہے وقت ، اُٹھو مرثیہ کہو باقرؔ
چلو وہیں پہ ، جہاں حل ہے سب مسائل کا
جہاں سے رد نہیں ہوتا سوال سائل کا

۲

وہی ہر ایک مصیبت میں کام آتے ہیں
بلاؤ جب بھی انہیں ، صبح و شام آتے ہیں
کسی بھی وقت ، کسی بھی مقام آتے ہیں
پکارتا ہوں خدا کو ، امام آتے ہیں
جو اِن سے بندھتی ہے ، وہ آس ٹوٹتی تو نہیں
سو اِس فقیر کی عادت بھی چھوٹتی تو نہیں

۳

دُعا کو ہاتھ اُٹھاؤ جو وقت مشکل ہے
نہ اور وقت گنواؤ کہ دور منزل ہے
گِرا بھی دو اُسے ، دیوار جو بھی حائل ہے
کہ مرثیہ تو شعارِ عزا میں داخل ہے
بَرس کے بعد تم اک مرثیہ جو کہتے ہو
تو سارا سال اُسی کی اماں میں رہتے ہو

۴

عجیب شِدّتِ غم آزما کے بیٹھے ہو
عجب برادرِ خوش‌خو گنوا کے بیٹھے ہو
بہائے ارضِ تمنا لُٹا کے بیٹھے ہو
محبتّوں کا جنازہ اُٹھا کے بیٹھے ہو
دُعا کرو کہ خدا حوصلہ دے، ہمّت دے
بچھڑ کے بھائی سے جینے کی تم کو طاقت دے

۵

گیا بچھڑ کے جو تم سے، وہ آ نہیں سکتا
بُلانا چاہے، تو تم کو بُلا نہیں سکتا
کوئی بھی وقت سے پہلے تو جا نہیں سکتا
یہ دُکھ تو وہ ہے کہ دل چین پا نہیں سکتا
نظامِ ہجرت و فرقت میں دخل کس کا ہے
خُدا کے اَمرِ مشیّت میں دخل کس کا ہے

٦

جو بالا دست ہے سب پر، اُسی کی عظمت ہے
جو ہے ہر ایک پہ غالب، اُسی کی قدرت ہے
جو کائنات میں ہے، سب اُسی کی رحمت ہے
حقیر جس سے ہے ہر شے، اُسی کی عزت ہے
ہوں حادثے تو اُسی کی پناہ میں جاؤ
دُعا بدست اُسی بارگاہ میں جاؤ

۷

قَوی و قادرِ مُطلَق ، وہ حاضِر و ناظِر
وہ سارے پہلوں سے پہلا ، وہ آخری آخِر
وَدود و وَاسِع و وَارِث ، وہ طیّب و طاہِر
وَلی و وَاجِد و وَالی ، وہ حَامی و ناصِر
خبیر ہے ، وہ رحیم و کریم ، سنتا ہے
دُعائیں سب کی سمیع و علیم سنتا ہے

۸

گذشتہ سال وہ ہاشم☆ کا حادثہ جاں کاہ
وہ ناگہانی قیامت کہ بس خدا کی پناہ
تھی پورے گھر کی مصیبت تو سب کا حال تباہ
خُدا کو سونپ دیا کہہ کے فی امان اللہ
ہزار لوگوں نے شام و سحر دُعا کرکے
اجل کے منہ سے نکالا خدا خدا کرکے

۹

لگی تھی چوٹ وہ سَر میں کہ سہنا مشکل تھا
لہو تھا منجمد ایسا کہ بہنا مشکل تھا
اس ابتلائے مسلسل میں رہنا مشکل تھا
کب ہوش آئے گا اس کو ، یہ کہنا مشکل تھا
کسی حکیم کا ہے اور نہ یہ دوا کا ہے
وہ بچ گیا ہے تو یہ معجزہ دُعا کا ہے

☆ اپریل ۲۰۰۱ء کا کار ایکسیڈنٹ جس سے ہاشم چھ ماہ کوما میں رہے۔

۱۰

سبھی یہود و نصاریٰ و پیروِ اِسلام
لیا ہر ایک نے اپنی طرح خدا کا نام
بہت سے لوگوں نے بھیجے محبّتوں کے پیام
کچھ اس میں مشرک و کافر بھی ہوگئے خوش کام
عزیز ، دوست ، مُحب ، غیر و آشنا سب نے
ہماری ردِّ مصیبت کو کی دُعا سب نے

۱۱

وہ رات دن کی تلاوت ، وہ نصف شب کی پکار
وہ روزوں اور نمازوں میں روز و شب کا حصار
وہ اجتماعی دُعاؤں کا بےبدل کردار
محبّتوں کے مظاہر کی کوئی حد ، نہ شُمار
وفا کا فرض وفاؤں سے ہی اَدا ہوگا
دُعا کا قرض دُعاؤں سے ہی ادا ہوگا

۱۲

دُعائیں مانگی ہیں بےحد دُعا گزاروں نے
کچھ ایک دو نے نہیں سیکڑوں ، ہزاروں نے
دکھایا معجزہ دن رات کی پکاروں نے
تلاوتوں نے ، وظیفوں نے اور حصاروں نے
بدَل دُعا کا دُعا ہے خدا کے شکر کے ساتھ
دُعا بدست ہوں ، اہلِ دُعا کے شکر کے ساتھ

۱۳

دُعا یہ ہے کہ وہ اپنی پناہ میں رکھے
ہمیشہ اپنے کَرَم کی نگاہ میں رکھے
دَیارِ امن و محبّت کی راہ میں رکھے
مقامِ منزلت و عِزّ و جاہ میں رکھے
گُناہ بخشے سرافراز ، شادمان کرے
کریم دونوں جہانوں میں کامران کرے

۱۴

نہ دَیر میں نہ دیَارِ مُغایرت میں رکھے
نہ اِن کے بچوں کو ماحولِ معصیت میں رکھے
اِنہیں ہمیشہ کسی ظِلِ عاطفت میں رکھے
خدا ہر ایک مصیبت سے عافیت میں رکھے
بساطِ جبر کا ہر ایک مُہرہ پٹ جائے
خدا کرے کہ زمانے سے ظلم مٹ جائے

۱۵

دُعا ہے آس ، دُعا آرزو ، دُعا اُمّید
دُعا دلیلِ شرافت ، دُعا خوشی کی نوید
دُعا بشر کی ہے دَروازۂ عطا کی کلید
دُعا ہے بندے کا اپنے خدا سے ربطِ سعید
وہی دُعاؤں کو حُسنِ قبول دیتا ہے
مجھے بھی صدقۂ آلِ رسولؐ دیتا ہے

۱۶

دُعا سکون ، دعا حوصلہ ، دعا ہمت
دعا ہے ٹوٹے ہوئے قلب کی طمانیّت
دعا مدد ہے ، دعا زور ہے ، دعا طاقت
دعا ہے عجز ، دعا بندگی ، دعا نعمت
جو مشکلیں نہ ہوں آساں ، تو ضابطہ ہے دُعا
میانِ خالق و مخلوق رابطہ ہے دُعا

۱۷

دُعا مراد ، دُعا التجا ، دعا انعام
دُعا علاجِ مصائب بحالتِ آلام
دُعا ہے قلب کی ناراحتی کو اک آرام
دُعا کا نیک ہے آغاز ، نیک ہے انجام
ہو کوئی مُلحدِ و مومن ، کَرَم یہ رب کا ہے
دُعائیں سنتا ہے سب کی ، خدا تو سب کا ہے

۱۸

دُعا ہے ورد و وظایف ، دعا عمل ، اذکار
دعا زیارت و تسبیح و توبہ استغفار
دعا ہے حرفِ تمنا ، دعا ہے دل کی پکار
یہ اولیا کا ہے شیوہ ، تو انبیاء کا شعار
بھلا یہ کیسے ہے ممکن رَہِ حصول ہو بند
درِ دُعا تو کھلا ہو ، دَرِ قبول ہو بند

۱۹

مُصیبتوں میں عمومی خصوصیّت ہے دعا
اک اشتیاقِ طبیعت کی کیفیّت ہے دعا
حصارِ جاں ہے کہ پیغامِ عافیّت ہے دعا
سلامتی کی خبر ، خیر و خیریّت ہے دعا
جو دل سے نکلے تو وجہِ قبولیّت ہوجائے
ہو وقتِ بد بھی تو ہنگامِ تہنیّت ہوجائے

۲۰

دُعا ہے وردِ سَحَر بھی ، دُعا وظیفہِ شَام
دُعا نماز ، دُعا بندگی ، دُعا پَر نَام
دُعا ہے ذکرِ رکوُع و قعود اور قیَام
دُعا قنوت و تَشَہُّد ، دُعا دُرود و سَلَام
سَلَام پھیر کے پھر ، عرضِ مدُعا ہے دعا
کہ اک وسیلہِ خوشنودیِٔ خدا ہے دعا

۲۱

دُعا ہے وسط ، دعا ابتدا ، دعا انجام
دعا سے رہتا ہے مربوط زندگی کا نظام
دعا تضرّع و زاری ، دعا خدا سے کلام
دعا ہے کارِ پیمبر ، دعا ہے کارِ امام
کمی کہاں ہے کوئی ، کب خزانے ڈھونڈھتا ہے
وہ کردگار عطا کے بہانے ڈھونڈھتا ہے

۲۲

دُعا عمل بھی ہے ، تعویذ بھی ، وظیفہ بھی
دُعا کو چاہیے تمہید بھی ، وسیلہ بھی
دعا تو آپ ہی مقصد بھی ہے ، نتیجہ بھی
جو پوچھیے تو یہی ہر مَرض کا نُسخہ بھی
مصیبتوں میں بھلا اور کون سا گھر تھا
دُعا نہ ہوتی تو انساں کا جینا دو بھر تھا

۲۳

خدا کا شکر ، زمانہ ہے سر بسر اس کا
کہ معترف ہے ہر اک صاحبِ نظر اس کا
مُراد پاتا ہے ہر حرفِ معتبر اس کا
ہے کون جس نے کہ چکّھا نہیں ثمر اس کا
جو سب سے کُہنہ ہے دنیا کا ، وہ سخن ہے دُعا
چلا جو حضرتِ آدمؑ سے ، وہ چلن ہے دُعا

۲۴

ادائے سُنتِ آدمؑ ہے آدمی کی دُعا
بزرگ دیتے ہیں بچوں کو زندگی کی دُعا
کبھی خوشی کی ، کبھی علم و آگہی کی دُعا
سَلام کیا ہے ہمارا ، سَلامتی کی دُعا
دُعا حیات کو حُسن و جمال دیتی ہے
گلِ مُراد کو جھولی میں ڈال دیتی ہے

۲۵

ہوا جو حضرتِ آدمؑ سے ناپسند عمل
زمیں پہ بھیجے گئے ، حق کا فیصلہ تھا اٹل
ہوئی تھیں حضرتِ حوّا بھی آنکھ سے اوجھل
ملا پھر اُن کو شب و روز کی دعاؤں کا پھل
فِراق میں جو بہت صرفِ غم ہوئے دونوں
دُعا قبول ہوئی ، پھر بہم ہوئے دونوں

۲٦

یہ خوب و زِشت کہاں ، بیش و کم کہاں ہوتے
یہ جذبہ ہائے خوشی اور غم کہاں ہوتے
قدم نہ ہوتے تو نقشِ قدم کہاں ہوتے
دُعا قبول نہ ہوتی تو ہم کہاں ہوتے
پھلی ہے جیسے یہ اولاد کیسے پھل جاتی
نہ ملتے دونوں تو یہ نسل کیسے چل جاتی

۲۷

نمودِ نسل کا سامان ہی کہاں ہوتا
یہ عصرِ نو کا گلستان ہی کہاں ہوتا
کسی کے ہونے کا امکان ہی کہاں ہوتا
دُعا نہ ہوتی تو انسان ہی کہاں ہوتا
دُعائے اوّلِ انساں ، وظیفۂ اوّل
دُعا بنی ، بنی آدم کا ورثۂ اوّل

۲۸

خدا کا شُکر ، ہر اک دل پہ ہے اَثَر اِس کا
ہے گھر وہ کون سا ، جس میں نہیں ہے گھر اِس کا
خدا کی راہ سے ہوتا ہے تو گزر اِس کا
ہمیشہ پہنچا ہے منزل پہ ہَم سَفَر اِس کا
ہیں صُلح و جنگ میں ، آزادی و اسیری میں
دُعائیں ساتھ ہیں طفلی ، شباب ، پیری میں

۲۹

ہر ایک فصل میں مہکا ہوا ہے باَغِ دُعا
ہر ایک عہد میں روشن رہا چَراغِ دُعا
طَلَب کے ہاتھوں میں کشکول ہے اَیاَغِ دُعا
غُرور و کِبر کا حامِل ہے بے دَماغِ دُعا
دُعا تو زیست کے شام و سحر بدلتی ہے
دُعا تو حُکمِ قضا و قدر بدلتی ہے

۳۰

ہمیشہ رہتی ہے حاصل ، یہی وہ نعمت ہے
ہے فتح جس کا مقدر ، یہی وہ نصرت ہے
یہی تو قُربِ الٰہی کی اک ضمانت ہے
جو ہم کلام خدا سے کرے ، وہ طاقت ہے
بشر سے حق کا تکلّم بنا خدا کی کتاب
بشر کی حق سے دعائیں بنی دعا کی کتاب

۳۱

ہر ایک حال میں رکھنا ہے ہم کو پاسِ دُعا
وہ جانتے ہیں جو ہیں مرتبہ شناسِ دُعا
ہم اس لیے ہی تو کرتے ہیں التماسِ دُعا
کہ وقتِ مرگ بھی باقی رہیں حواسِ دُعا
ہر ایک سانس میں ساعت دُعا کی ہوتی ہے
تمام عمر ضرورت دُعا کی ہوتی ہے

۳۲

ہر ایک فرد پہ سایہ کُناں شَجَر اِس کا
ہر ایک قرَیہ ، قبیلہ ، ہر ایک گھر اِس کا
ہر ایک شہر میں ہر ایک بام و دَر اِس کا
ہر ایک راہ سے ہر وقت ہے گُذَر اِس کا
کسی سے ملیے تو پہلا کَلاَم بھی ہے دُعا
سَلاَم بھی ہے ، جوابِ سَلاَم بھی ہے دعا

۳۳

نہیں کہیں بھی جہاں میں اماں دعا کے بغیر
نصیب کس کو ہے آرامِ جاں دعا کے بغیر
دلِ شکستہ کو تسکیں کہاں دُعا کے بغیر
نماز بھی نہیں جاتی وہاں دُعا کے بغیر
یہ مجلسوں میں جو لب پر صدا درود کی ہے
ادائے فرضِ مودّت دُعا درود کی ہے

۳۴

دُعا کے نُسخہ سے خالی نہیں خدا کی کِتاب
خدا نے خود ہی بتائے دُعاؤں کے آداب
بیَانِ عجز و تمنّا ، رہِ ثواب و عذاب
وہ فاتِحہ کا ہے سورہ کہ ہے دُعا کا نِصَاب
اسے جو وردِ زباں پانچ وقت کرتے ہیں
یہ لفظ بابِ اثر ہی سے تو گزرتے ہیں

۳۵

حِکایتوں میں دُعا ہے ، رِوایتوں میں دُعا
بصارتوں میں دُعا ہے سَماعتوں میں دُعا
عِبادتوں میں دُعا ہے ، زِیارتوں میں دُعا
دُعا حدیث میں ، قرآں کی آیتوں میں دُعا
سپَر گُناہ کی ہے ، جان ہے عبادت کی
روش ائمّہ کی ہے ، شان ہے رسالت کی

۳۶

دُعا کا حکم ہے ، قرآن میں صحیفوں میں
دعا کا ذکر ہے اقوال میں حدیثوں میں
دعا کا فیض ہے نسلوں میں اور قبیلوں مین
دعا ہو نُسخہ میں ، دستور ہے طبیبوں میں
دوا کے ساتھ ، دعا سے بھی کام لیتے ہیں
شفا کے ساتھ ، خدا کا بھی نام لیتے ہیں

۳۷

عَلالتوں میں دُعائیں ، عِبادَتوں میں دُعا
ہیں مَنفعَت میں دُعائیں ، مَضرّتوں میں دُعا
ہیں شَفقتوں میں ، دُعائیں محُبتّوں میں دُعا
مِلاپ ہو تو دعائیں ، ہیں رُخصتوں میں دُعا
اِمام ضامِن و حفظِ خُدا میں دیتے ہیں
بچھڑتے وقت پناہِ دُعا میں دیتے ہیں

۳۸

خطوط میں وہ سلاموں کی ابتدا لکھ کر
دعائے خیریتِ غیر و آشنا لکھ کر
اَخیرِ خط میں ، خدا حافظِ شُما لکھ کر
اور اپنے آپ کو اک طالبِ دُعا لکھ کر
مُراسلت میں دعائیں طلب بھی کرتے ہیں
نجانے کب کے ہیں عادی کہ اب بھی کرتے ہیں

۳۹

خدا ہو بیلی ، خدا حافظ اور خدا رکھے
خدا نہ چاہے ، خدا سمجھے اور خدا بخشے
خدا کا قہر نہ ٹوٹے ، خدا کا فضل رہے
خدا کبھی نہ کرے ، یا خدا ہی خیر کرے
ہے باتوں باتوں میں جاری مکالموں میں دعا
ہے روزمرّہ کے کتنے محاوروں میں دعا

۴۰

ہے دن کی دھوپ میں اور شب کی ظلمتوں میں دُعا
ہے پستیوں میں دعا اور رفعتوں میں دُعا
ہے محفلوں میں دعا اور خلوتوں میں دُعا
زمانے بھر میں زمانے کی ساعتوں میں دُعا
یہ وہ عَمل ہے بہ کثرت کہ کثرتوں پہ مُحیط
ہر ایک لحظہ ہے دنیا کی وُسعتوں پہ مُحیط

۴۱

کہیں سے دور، کہیں سے قریب ہوتی نہیں
کسی کی میت، کسی کی رقیب ہوتی نہیں
دعا کوئی بھی عجیب و غریب ہوتی نہیں
وہ بدنصیب ہے جس کو نصیب ہوتی نہیں
وہی خدا جو مجالِ دُعا بھی دیتا ہے
وہی جوابِ سوالِ دُعا بھی دیتا ہے

۴۲

کہیں بھی مندر و مسجد ہوں یا کلیسا ہو
کوئی مقام، کوئی مُلک، کوئی خِطّہ ہو
پہاڑ ہو کہ سمندر ہو یا کہ صحرا ہو
کوئی بھی جگہ ہو، دنیا کا کوئی کونا ہو
دُعا مقام کی مجبوریاں نہیں رکھتی
کسی جگہ سے بھی یہ دوریاں نہیں رکھتی

۴۳

یہاں کی قید نہیں ، اور وہاں کی قید نہیں
دُعا میں کوئی مقام و مکاں کی قید نہیں
کسی مزار ، کسی آستاں کی قید نہیں
کہیں سے بھی ہو ، زمیں آسماں کی قید نہیں
وہیں وہ سُنتا ہے اس کو ، دعا جہاں بھی ہے
دُعا جہاں سے بھی کیجے خدا وہاں بھی ہے

۴۴

دُعا کا وقت مقرّر نہیں ، کبھی کیجے
نہیں ضرور کہ مشکل پڑے تبھی کیجے
ہو قلب مائلِ حُسنِ طلب جبھی کیجے
نہ کیجے کوئی تکلّف ذرا ، ابھی کیجے
بغیر حرفِ دُعا ، دم گذارنا کیسا
یہ صِرف وقت پڑے پر پکارنا کیسا

۴۵

کوئی بھی مانگے ، فلان و فلاں کی قید نہیں
کسی بھی وقت ، کبھی اور کہاں کی قید نہیں
کسی زبان میں کیجے ، زباں کی قید نہیں
ہمیشہ وقتِ نماز و اذاں کی قید نہیں
کوئی دریغ نہیں جوش و ہوش سے کیجے
دہانِ دل کی زَبانِ خموش سے کیجے

۴۶

خُدا نے بخشا ہے بندوں کو اختیارِ دُعا
خدا پسند ہے بندوں کا اعتبارِ دُعا
سکون بخش ہے ، ہر دور میں دَیارِ دُعا
ہے برگزیدہ بہت چشمِ اشک بار دُعا
دُعا سبب ہے جو بے پروا ، بے نیاز نہیں
وگر نہ اس کو تو کچھ حاجتِ نماز نہیں

۴۷

عطائے خاص ہے خالق کی ، شانِ رحمت ہے
دُعائیں مانگ کے دیکھو ، دُعا میں لذّت ہے
فضیلتوں میں دُعا کی بڑی فضیلت ہے
وہ خوش نصیب ہے جس کو دُعا کی عادت ہے
دُعا تمہاری سنے گا ، یہ اُس کا وعدہ ہے
جو مانگتے ہو ، وہ دے گا ، یہ اُس کا وعدہ ہے

۴۸

وہ کوئی سادہ دُعا ہو کہ پیچ دار دُعا
دُعائیں کرکے دعاؤں کا اعتبار دُعا
ہوں بے شمار مسائل ، تو بے شمار دُعا
نہیں ہے عیب یہ تکرار ، بار بار دُعا
دُعا کا حُسن ہے ، ذکرِ خدا کے بعد دُعا
دُعا سے قبل دُعا اور دُعا کے بعد دُعا

۴۹

دُعا کے اہل نہ ہوں گر ، تو اہلیّت کی دعا
قبول ہوں نہ دُعائیں قبولیّت کی دُعا
خلیل ہوں تو کریں اپنی ذرّیت کی دُعا
جو اہمیّت بھی ہو جس کی ، اُس اہمیّت کی دُعا
خیالِ کُفر نہیں ہے ، یہ فکرِ مذہب ہے
دعا نہ کرنا تو کُفرانِ نعمتِ رب ہے

۵۰

غَلط ہو رنگِ زمانہ ، تو راستی کی دُعا
اندھیرا پھیل چکا ہو ، تو روشنی کی دُعا
گِھرے ہوں موت کے بادل ، تو زندگی کی دُعا
ہر ایک حال میں ہو علم و آگہی کی دُعا
تھی جن کو حکمتِ عالم حصول کہتے تھے
کہ رَبِّ زِدْنی ہمارے رسولؐ کہتے تھے

۵۱

خَیالِ کَسبِ مَتاعِ حَلال دیتی ہے
حَلال رِزق کے فِکر و خَیال دیتی ہے
دلوں سے ہر بُتِ نَخوَت نِکال دیتی ہے
دُعا وہ ہے جو بَلاؤں کو ٹال دیتی ہے
جنھوں نے کی ہیں دُعائیں ، انھوں نے مانا ہے
دُعا کے بعد تو کم زور بھی توانا ہے

۵۲

نشاں زمانے میں دیکھو جِدَھر تِدَھر اِس کا
اُدھر بھی اِتنا ہی ہے جِتنا ہے اِدَھر اس کا
کوئی بتائے کہ چرچا نہیں کِدَھر اس کا
وہ فیض یاب ہوا ، رُخ ہوا جِدَھر اس کا
امامِ عصرؑ سے پاؤ ثمر دعاؤں کے
عریضے بھیج کے دیکھو اَثَر دُعاؤں کے

۵۳

شکستہ حال کو جاہ و جلال دیتی ہے
جو ہو زوال میں ، اس کو کمال دیتی ہے
جو ڈوبتا ہو ، کنارے اُچھال دیتی ہے
دُعا تو آئی ہوئی موت ٹال دیتی ہے
بنی وسیلۂ حاجت ، غدیرِ خُم کی نَوید
دُعا کرو کہ مِلی اَستَجِب لَکُم کی نَوید

۵۴

دُعا سنے گا تو داعی کو مُدعا دے گا
نہیں دیا تو وہ عُقبیٰ میں آسرا دے گا
وہ پھر ہماری توقع سے بھی سِوا دے گا
وگرنہ پھر کسی مشکل سے ہی چھُڑا دے گا
دُعا عمل ہے تو ردِ عمل تو پائے گا
دُعا گُزار دعاؤں کا پھل تو پائے گا

۵۵

دُعا ہے دل کی تمنّا ، زبان کا اقرار
نہ ہو جو دل کی حمایت ، تو ہر دُعا بے کار
دُعا ہے خیر مبارک ، دُعا ہے دل کا قرار
دُعا وہ بھیک نہیں جس کا مانگنا ہو عار
نہیں ہے کوئی سوالی ندامتوں کے بغیر
یہی تو حُسنِ طلب ہے خجالتوں کے بغیر

۵۶

حیات ہے جو انگوٹھی ، تو ہے نگین دُعا
عبادتوں میں ہے جو جزو بہترین دُعا
قبول ہے جو کرے قلبِ بالیقین دُعا
پسند کرتا ہے خود رَبّ‌ِ عالمین دُعا
کسی بھی شخص کی ہوجاؤ التجا میں شریک
کہے دُعا پہ جو آمین ، ہے دُعا میں شریک

۵۷

شریکِ حال ہے ہم‌دَرد ، مہربان دُعا
حیات و موت کی کشتی کا بادبان دُعا
نماز جسمِ عبادت ہے اور جان دُعا
کرو اَذان و اِقامت کے درمیان دُعا
خیال وقتِ دُعا ، رَبِّ ذوالجلال کا ہو
غذا حلال کی ہو اور مکاں حلال کا ہو

۵۸

دُعائیں اپنے لیے ہوں کہ اقربا کے لیے
رُجوعِ قلب ضروری ہے ہر دُعا کے لیے
دُعا کو ہاتھ اُٹھیں غیر و آشنا کے لیے
خدا کے سامنے حاضر تو ہو خدا کے لیے
سَدا وہ مائلِ لُطف و عطا ہی رہتا ہے
درِ دُعا تو ہمیشہ کُھلا ہی رہتا ہے

۵۹

جہاد ہو کہ ہو وقتِ تلاوتِ قرآں
گھٹا برستی ہو ، ہوتی ہو رحمتِ باراں
وہ پانچ وقت ہوں دن کے کہ ہورہی ہو اذاں
وہ دونوں وقت ملے صُبح و شام کا وہ سماں
ہر ایک عرضِ طلب کام‌یاب ہوتی ہے
ہر ایسے وقت دُعا مُستجاب ہوتی ہے

۶۰

جو اک دُکھے ہوئے دل کی پکار ہوتی ہے
وہی دُعا سببِ اعتبار ہوتی ہے
وہ ایک پل میں فضاؤں کے پار ہوتی ہے
اُسی پہ رحمتِ پروردگار ہوتی ہے
اَثر کہ اپنی جگہ سے پہاڑ ہل جائیں
جُدا جو یوسفؑ و یعقوبؑ ہوں ، تو مل جائیں

۶۱

دُعا سے پہلے درود اور دُعا کے بعد درود
تو جو بھی مانگیے دیتا ہے پھر وہی معبود
یہ راہ وہ ہے جو ہوتی نہیں کبھی مَسدود
نہیں جب اُس کی کوئی حد، دعا ہو کیوں محدود
نماز پڑھ کے دُعا جب گذار لیتی ہے
تو طشتِ خُلد کے فِضّہ اتار لیتی ہے

۶۲

ہر اختیار پہ مجبوریاں تو ہوتی ہیں
مُعاشرت کی بھی مہجوریاں تو ہوتی ہیں
ہیں قربتیں بھی مگر دوریاں تو ہوتی ہیں
رَہِ حیات کی رنجوریاں تو ہوتی ہیں
غموں کے ساتھ خُدا حوصلہ بھی دیتا ہے
دُعائیں سن کے وہی مُدّعا بھی دیتا ہے

۶۳

کسی فقیر کی ہو، یا کسی غنی کی دُعا
گناہ گار کی ہو یا ہو متّقی کی دُعا
کسی خسیس کی ہو یا کسی سخی کی دُعا
وہ سُننے والا تو سُنتا ہے ہر کسی کی دُعا
وہ کون ہے کہ جو خالی رہا خطاؤں سے
وہ بدنصیب ہے، عاجز ہے جو دُعاؤں سے

۶۴

وہ عالموں کی دُعائیں ، وہ جاہلوں کی دُعا
وہ مفلسوں کی دُعائیں ، وہ منعموں کی دُعا
وہ کافروں کی دُعائیں ، وہ مشرکوں کی دُعا
وہ ہندوؤں کی دُعائیں ، برہمنوں کی دُعا
اَشیر باد بھجن کے سُروں سے مانگتے ہیں
خدا سمجھ کے ، دُعائیں بتوں سے مانگتے ہیں

۶۵

کوئی ہے دَیر کی ، تو کوئی ہے حرم کی دُعا
کوئی صنم کی دُعا ، کوئی جامِ جم کی دُعا
کوئی زباں کی دُعا ہے ، کوئی قلم کی دُعا
کوئی عرب کی دعا اور کوئی عجم کی دُعا
شعارِ فرد ہے ، دستورِ انجمن ہے دُعا
ہجومِ یاس میں اُمید کی کِرن ہے دُعا

۶۶

ہے جس کی جتنی نظر اُس صلاحیت کی دُعا
ہر ایک مانگتا ہے اپنی حیثیت کی دُعا
ہزار طرح کی ہر ذہن و ذہنیت کی دُعا
جو جس کا حال ہو اُس کیف و کیفیت کی دُعا
ہو بھیڑ جتنی بھی ، رستہ بہت کُشادہ ہے
یہ اور راہ نہیں ہے ، دُعا کا جادہ ہے

۶۷

دُعائیں بھی ہیں دُعاؤں کا ہے اعادہ بھی
ضرر کا خوف نہیں کوئی اور افادہ بھی
دُعائیں ہوتی ہیں امکان سے زیادہ بھی
دُعائیں لب سے نکلتی ہیں بے ارادہ بھی
وہ غیر ہی کے لیے ہو ، مگر دُعا کرنی
کسی کو چھینک بھی آئے اگر دُعا کرنی

۶۸

دُعائیں پڑھ کے جو کھینچو تو ہے حصار دُعا
خطوطِ امن و حفاظت کی ذمّہ دار دُعا
زمیں فروغ دُعا ، آسماں مدار دُعا
نبیؐ مزاج دُعا اور علیؑ شعار دُعا
رسولؐ نے پڑھی خیبر میں مُستند ہے دُعا
یہ فیضِ نادِ علیؑ ، یا علیؑ مدد ہے دُعا

۶۹

کہیں جنم کی دُعائیں ، کہیں عدم کی دُعا
دُعا گزار تو کرتے ہیں بیش و کم کی دُعا
تمام رات جو خیبر میں تھی عَلم کی دُعا
بنی وہ لشکرِ اسلامیاں کو غم کی دُعا
علم کا جن کو نہ تھا حَق یہ اُن سے بھول ہوئی
دُعا کسی کی عَلم کے لیے قبول ہوئی؟

۷۰

جو بے نشان تھے ، وہ نام‌دار کتنے تھے
علَم کے لینے کو دل بےقرار کتنے تھے
دُعا بدَست اِطاعت گذار کتنے تھے
علم تھا ایک اور امیدوار کتنے تھے
سبھی جری تھے وہاں کب کسی جری کو مِلا
جو حق گُزارِ علم تھا ، علَم اُسی کو ملا

۷۱

یتیم مانگے تو لاتی ہے دل کا چَین دُعا
قبولِ حق ہے جو کرتے ہیں والِدیَن دُعا
دُعائے خِضرؑ ہو یا مثلِ جو شَنَین دُعا
خدا سے مانگیے تو کہہ کے یاحُسینؑ دُعا
بلا میں فطرس و راہب کی قسمتیں بدلیں
حُسینؑ وہ ہے کہ جس نے مشیّتیں بدلیں

۷۲

جو تھی خدا کی رضا ، تھی وہی رضائے حسینؑ
نجاتِ اُمّتِ عاصی تھا مُدعائے حسینؑ
برائے بخششِ امت جو تھی دُعائے حسینؑ
سُنی حسینؑ کے قاتل نے یہ صدائے حسینؑ
جو کہہ دیا تھا ، وہ کرکے دکھا دیا میں نے
گواہ تو ہے کہ وعدہ وفا کیا میں نے

۷۳

یہ جو بھی کرتے تھے، کرتے تھے سب خدا کے لیے
قدم بنے ہی تھے ان کے رہِ رضا کے لیے
دراز دستِ طلب تھے ، تو بس دُعا کے لیے
صحیفے چھوڑ گئے خلقتِ خدا کے لیے
سو اہلِ بیتؑ سے مخصوص ہیں دُعائیں بھی
حدیث کی طرح منصوص ہیں دُعائیں بھی

۷۴

بغیرِ ذکرِ خُدا ، کب تھیں ساعتیں اِن کی
دُعاؤں کے ہیں صحیفے ، کرامتیں اِن کی
دُعا کے مَتن میں دیکھو فصاحتیں اِن کی
ہیں معرفت کے سمندر عبارتیں اِن کی
حیات ان کی اندھیرے میں روشنی جیسے
دُعائیں وہ کہ مجسّم ہو بندگی جیسے

۷۵

علیؑ کی شانِ اطاعت صحیفۂ علوی
کمالِ لُطفِ عبادت صحیفۂ علوی
تمام حُسنِ بَلاغت صحیفۂ علوی
کلامِ حق کی شباہت صحیفۂ علوی
یہ حَشر تک کے لیے فیضِ عام اُس کا ہے
جو کہہ رہا تھا سَلونی ، کلام اُس کا ہے

۷۶

دُعا کی اصل حقیقت صحیفۂ علوی
عبادتوں کی ضرورت صحیفۂ علوی
دُعا گذاروں کی طاقت صحیفۂ علوی
ضیائے نورِ امامت صحیفۂ علوی
علیؑ کا عزمِ ہدایت ، ثواب کی صورت
اندھیری رات میں ہے آفتاب کی صورت

۷۷

بنی تھی آدمؑ و حوّا کی کائنات دُعا
رہی ہے موسیٰؑ و داوٗدؑ کی حیات دُعا
شِکم سے ماہی کے ، یونسؑ کی تھی نجات دُعا
شعارِ سیّدِ سجّادؑ ، بات بات دُعا
صحیفہ اُن کا اُسی روشنی کو کہتے ہیں
زبورِ آلِ محمدؐ اُسی کو کہتے ہیں

۷۸

خدا پرست جو تھی ، بندگی انہیں کی تھی
جو سجدہ ریز رہی ، عاجزی انہیں کی تھی
اندھیری شب میں دُعا ، روشنی انہیں کی تھی
دُعا بہ لب جو رہی ، زندگی انہیں کی تھی
یہ معرفت کے تقاضوں سے مانتے ہیں اُسے
پھر اُتنا مانگتے ہیں ، جتنا جانتے ہیں اُسے

۷۹

درازِ ذکرِ خُدا سے ہیں قامتیں اِن کی
فرشتے وجد کریں وہ تلاوتیں اِن کی
جواب جن کا نہیں ، وہ عبادتیں اِن کی
کوئی نماز میں دیکھے تو حالتیں اِن کی
سوائے ذکرِ خدا اور کچھ خیال نہ ہو
گرے پسر بھی جو تنوّر میں ، ملال نہ ہو

۸۰

ہیں نسل نسل شرافت ، سیادتیں اِن کی
علاجِ نوعِ بشر ہیں اِرادتیں اِن کی
مُباہلہ کی صداقت ، صداقتیں اِن کی
رسول اِن کا ہے اپنا ، امامتیں اِن کی
کلامِ پاک ہدایت ہے ، رہ نُما یہ ہیں
وہ مثلِ شمع سہی ، شمع کی ضیا یہ ہیں

۸۱

پھوپھی ، بھتیجے کی دربارِ شام میں تقریر
زباں سِپَر تھی ، زباں نیزہ تھی ، زباں شمشیر
وہ حرف حرف صداقت ، وہ زور ، وہ تاثیر
گلے میں طوق وَرَسَن ، ہاتھ پاؤں میں زنجیر
یہ بندشوں میں بھی بَست و کُشاد کرتے تھے
اسیر پابہ سلاسل جہاد کرتے تھے

۸۲

اگرچہ مردوں میں تنہا تھے سیّد سجادؑ
مگر نہ ہونے دی محنت حسینؑ کی برباد
پھوپھی بھتیجے نے مل کر کیا زباں سے جہاد
دُعا سے ان کی ہلی قصرِ ظُلم کی بنیاد
جو ناتمام تھا وہ کارِ حق تمام کیا
انہیں کے خُطبوں نے اعلانِ فتحِ شام کیا

۸۳

دیارِ شام میں جب بستۂ محن آئے
تو دیکھنے کو مدینہ کے مَرد و زن آئے
ہوا یہ شور کہ واپس شہِ زمنؑ آئے
چمن کو لَوٹ کے پھر غیرتِ چمن آئے
نہال ہو گیا یثرب ، بہار آتی ہے
کسے خبر تھی بہن سوگ وار آتی ہے

۸۴

کسے خبر تھی لُٹا فاطمہؑ کا سارا گھر
نہ ہیں حُسینؑ ، نہ عباسؑ و قاسمؑ و اکبرؑ
نہ ساتھ عونؑ و محمدؑ ہیں اور نہ اب اصغرؑ
علیؑ کی بیٹیاں ہیں اور یہ دُعا لب پر
خیالِ آمدِ آلِ رسولؐ ہی نہ کرے
ہمارا آنا ، مدینہ قبول ہی نہ کرے

۸۵

وطن کو لوٹ کے یوں صاحبِ وَطَن آئے
اکیلے مردوں میں سجّادِ خَستہ تَن آئے
زباں پہ زینبؑ بے کس کے یہ سُخَن آئے
نہ چھوڑ کر کسی بھائی کو یوں بَہَن آئے
تمہاری آل تھی دربارِ عام میں ، نانا!
سکینہؑ مرگئی زندانِ شام میں ، نانا!

۸۶

وطن پہنچ کے عجب زندگی اِمامؑ کی تھی
حَیات ، جہدِ مسلسل ، فَلاحِ عام کی تھی
اگر تھی فکر ، تو بہبودیٔ عوام کی تھی
پہ صبح و شام خلش بھی دیارِ شام کی تھی
بغیرِ دیدۂ نم اِن کو کب نہیں دیکھا
کبھی کسی نے تبسّم بہ لب نہیں دیکھا

۸۷

اگر دُکان سے قصّاب کی گذرتے تھے
لہو کو دیکھ کے اک آہِ سرد بھرتے تھے
سواری روک کے دم بھر وہاں ٹھہرتے تھے
قریب جاکے پھر اُس سے سوال کرتے تھے
دلائی آس بھی کچھ یا نراسا ذبح کیا
اسے پلایا تھا پانی ، کہ پیاسا ذبح کیا

۸۸

جواب ملتا کہ مولا یہ کیسے ممکن ہے
کہیں بھی ہوتا ہے ایسا ، یہ کیسے ممکن ہے
ہم آدمی بھی نہیں کیا ، یہ کیسے ممکن ہے
کسی کو مار دیں پیاسا ، یہ کیسے ممکن ہے
ہوں سنگ دل بھی تو طینت بُری نہیں رکھتے
کبھی بھی خشک گلے پر چُھری نہیں رکھتے

۹۰

یہ رو کے کہتے کہ بابا کو پیاسا ذبح کیا
وہ چھ مہینہ کا بچہ بھی مرگیا پیاسا
قریب بہتا تھا گرچہ فُرات سا دریا
جو پیاسے پیاس بجھاتے تو کم نہ ہو جاتا
یہ ظلم جھیل کے امّت کے ، مر گئے بابا
مگر نجات کا سامان کر گئے بابا

۹۰

وضو کو لیتے جو پانی تو دیکھتے رہتے
نہ یادِ تشنہ لباں میں زباں سے کچھ کہتے
نہ ہوتا ضبط جو گریہ تو اشک غم بہتے
زمانہ بیت گیا تھا یہ درد و غم سہتے
مضاف ہوتا جو پانی تو پھینک دیتے تھے
اور آبِ تازہ وہ چلّو میں پھر سے لیتے تھے

۹۱

جو کوئی کہتا کہ مولا کہاں تلک یہ بُکا
تو کہتے بھائی تو انصاف تو نہیں کرتا
شہید ہونا تو بے شک ہمارا ہے شیوہ
بس ایک دن میں بھرا فاطمہؑ کا گھر اُجڑا

مگر وہ شام کا بازار اور آلِ نبیؐ
ارے بھرا ہوا دربار اور آلِ نبیؐ